السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

برائے مہربانی مندرجہ ذیل دو حدیثوں کی وضاحت فرمادیجئے:

((مَنْ أَحْدَثَ فِي أَمْرِنَا هَذَا مَا لَيْسَ مِنْهُ فَهُوَ رَدٌّ))

''جس نے ہمارے اس دین میں ایسی چیز ایجاد کی جو اس میں سے نہیں وہ (چیز) ناقابل قبول ہے۔''

اور

((مَنْ سَنَّ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا))

''جس نے اچھا جاری کیا، اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس پر عمل کرنے والوں کا بھی ثواب ملے گا۔''

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

''من احدث...'' والی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص دین میں کوئی بدعت جاری کرتا ہے اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی شریعت کے مشابہ ایک چیز پیش کرتا ہے تو یہ نئی چیز غیر شرعی ہوگی، اس پر عمل نہیں کیا جائے گا، اسے ایجاد کرنے والا گناہ گار ہوگا۔ اس کی ایک مثال تو وہی ہے جو سوال میں ذکر کی گئی یعنی پنجگانہ نمازوں میں فرض نماز کے بعد بلند آواز سے آیت الکرسی پڑھنا۔ دوسری مثالیں اذان میں اَشْهَدُ اَنَّ عَلِيًا وَلِيُّ اللهِ کہنا۔ اذان کے بعد موذن کا بلند آواز سے درود پڑھنا۔ البتہ اگر موذن آہستہ درود پڑھے تو یہ سنت ہے۔

دوسری حدیث: مَنْ سَنَّ فِي الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً...'' الخ کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص ایسی سنت پر عمل کرتا ہے جس پر لوگوں نے عمل کرنا چھوڑ دیا تھا، اس نے اسے زندہ کر دیا کیونکہ اس کی وجہ سے بہت سے لوگ اس پر عمل کرنے لگے۔ اسی طرح وہ وعظ ونصیحت کے ذریعے ایک سنت کی طرف توجہ دلاتا ہے اور لوگ اس پر عمل کرنے لگتے ہیں۔ اس مسئلہ کی تائید صحیح مسلم کی اس حدیث سے ہوتی ہے۔ جو عبداللہ بن عمر اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے۔ انہوں نے فرمایا: ''ہم صبح کے وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ کچھ افراد حاضر خدمت ہوئے ان کے پاس کپڑے نہیں تھے، صرف ایک ایک چادر سے جسم چھپایا ہوا تھا اور گلے میں تلواریں لٹکائی ہوئی تھیں، انہیں اسے اکثر مضر قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے بلکہ سبھی مضر سے تھے۔ رسول اللہ نے ان کا فقر وفاقہ ملاحظہ فرمایا تو چہرہ اقدس کا رنگ بدل گیا۔ کبھی پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نماز پڑھائی اور (نماز کے بعد) خطاب فرماتے ہوئے یہ آیت پڑھی:

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُم مِّن نَّفْسٍ وَاحِدَةٍ وَخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيرًا وَنِسَاءً ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ ۚ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا 1 ...النساء

''اے لوگو! اپنے رب سے ڈرو جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا ور اسی اسے اس کی بیوی کو پیدا کرکے ان دونوں سے بہت مرد اور عورتیں پھیلا دیں اللہ سے ڈرو جسکے نام پر ایک دوسرے سے مانگتے ہو اور رشتے ناطے توڑنے سے بھی بچو۔ یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے۔''

دوسری آیت سورت حشر سے پڑھی:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَلْتَنظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ 18 ...الحشر

''اے مومنو! اللہ سے ڈرو اور ہر جان دیکھے کہ اس نے کل (قیامت) کے دن کے لیے آگے کیا بھیجا ہے۔''

(پھر فرمایا:) ''آدمی صدقہ کرے اپنے دینار سے، اپنے درہم سے اپنے کپڑے سے اپنے گیہوں کے صاع سے 'اپنے کھجور کے صاع سے'' حتی کہ یہ بھی فرمایا: ''خواہ آدھی کھجور ہو'' ایک انصاری صحابی تھیلی لائے، ان کا ہاتھ گویا اس کو اٹھانے سے عاجز ہو رہا تھا۔ (اتنی بھاری تھی کہ ہاتھ سے چھوٹ رہی تھی) بلکہ واقعی عاجز ہوگیا۔ اس کے بعد تو لوگ آگے پیچھے (صدقہ لے کر) آنے لگے، حتی کہ میں نے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ اقدس یوں چمک گویا اس پر سونے کا رنگ پھرا ہوا ہے تب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهُ أَجْرُهَا وَأَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْءٌ، وَمَنْ سَنَّ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَعْدِهِ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْءٌ))

’’جو شخص اسلام میں اچھا طریقہ جاری کرے اسے اس کا ثواب ملے گا اور اس کے بعد عمل کرنے والوں کا ثواب بھی ملے گا اور ان کے ثوابوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اور جو شخص اسلام میں ایک بری روش قائم کرے، اسے اس کا گناہ ملے گا اور اس کے بعد اس پر عمل کرنے والوں کا گناہ بھی اسے ملے اور ان کے گناہوں میں کوئی کمی نہیں ہوگی۔‘‘

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ دارالسلام

ج1

محدث فتویٰ